45535 ـ کیا موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا کہ پاؤں دھونے ؟

سوال

کیا موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونے افضل ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جمہور علماء کرام (جن میں ابو حنیفہ، مالك اور شافعی رحمہم اللہ شامل ہیں) كا كہنا ہے كہ پاؤں دھونے افضل ہیں، كيونكہ پاؤں دھونا اصل ہے تو اس طرح افضل بھی يہی ہوگا.

ديكھيں: المجموع للنووی (1 / 502).

اور امام احمد كہتے ہیں كہ موزوں پر مسح كرنا افضل ہے، اور انہوں درج ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ يہ زيادہ آسان ہے، كيونكہ حديث ميں ہے:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو جب بھی دو امروں ميں اختيار ديا گيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سب سے زيادہ آسان كو ليا، جبكہ وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم لوگوں ميں اس سے سب سے زيادہ دور بھاگنے والے ہوتے "

صحيح بخاری حديث نمبر (3560) صحيح مسلم حديث نمبر (2327)

2 ـ يہ رخصت ہے، اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا بھی فرمان ہے:

" جس طرح اللہ تعالى اپنی معصيت كرنے كو ناپسند فرماتا ہے، اسی طرح اسے يہ پسند ہے كہ اس كی رخصتوں پر عمل كيا جائے "

مسند احمد حديث نمبر (5832) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالى نے اسے ارواء الغليل (564) ميں صحيح قرار ديا ہے.

3 ـ موزوں پر مسح كرنے ميں ان بدعتيوں كی مخالفت ہوتی ہے جو مسح كرنے كے منكر ہیں، مثلا خوارج اور رافضی

شیعہ.

پاؤں دھونے اور موزوں پر مسح کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ساری احادیث مروی ہیں، جن کی بنا پر بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ: دھونا اور مسح کرنا برابر ہے، اور ابن منذر رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہما اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے کہ:

ہر ایک میں افضل یہی ہے کہ وہ اس پر عمل کرے جو اس کی حالت کے موافق ہو، چنانچہ اگر تو اس نے موزے پہن رکھے ہوں تو اس کے لیے مسح کرنا افضل ہے، اور اگر اس کے پاؤں ننگے ہیں تو دھونا افضل ہے، اور پھر موزے تو پہنے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ ان پر مسح کیا جائے.

اس کی دلیل مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جب انہوں نے وضوء میں پاؤں دھونے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اتارنا چاہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

" رہنے دو، کیونکہ میں نے یہ موزے طہارت کے بعد پہنے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (206) صحیح مسلم حدیث نمبر (274).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ موزے پہننے والے کے حق میں مسح کرنا افضل ہے.

اس کی دلیل ترمذی شریف کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین رات اور تین نہ اتارا کریں، پیشاب پاخانہ اور نیند کی بنا پر نہیں بلکہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (104) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

چنانچہ مسح کرنے کا حکم افضلیت پر دلالت کرتا ہے، لیکن یہ اس کے حق میں افضل ہے جس نے موزے پہن رکھے ہوں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور فیصلہ کن بات یہ ہے کہ:

دونوں کے حق میں افضل یہ ہے کہ جو اس کے قدم کی حالت کے موافق ہو، چنانچہ ننگے پاؤں والے کے حق میں دھونا افضل ہے، وہ موزے نہ تلاش کرتا پھرے تا کہ اس پر مسح کر سکے، جس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں جب ننگے ہوتے تو آپ دھوتے، اور جب موزے پہن رکھے ہوتے تو ان پر مسح کرتے " انتہی.

ماخوذ از: الانصاف (1 / 378).

اور زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدموں کی حالت کے مخالف تکلف نہیں کرتے تھے، بلکہ جب موزے پہنے ہوتے تو انہیں اتارتے نہیں تھے بلکہ ان پر مسح کرتے، اور اگر پاؤں ننگے ہوتے تو اپنے پاؤں دھو لیتے، اور موزے نہیں پہنتے تھے کہ اس پر مسح کریں.

مسح کرنا یا دھونے کی افضلیت کے مسئلہ میں یہ سب سے بہتر اور عدل و انصاف والا قول ہے، ہمارے شیخ (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ) کا یہی قول ہے " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 199).

واللہ اعلم .